سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تربیت اولاد اور اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حمل ولادت، اذان اور نام رکھنے کے مراحل

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ علیھا ملائکۃ غلاظ شداد لایعصون اللہ ما امرھم ویفعلون مایؤمرون۔

ترجمہ: اے مؤمنو تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر مضبوط دل والے فرشتے مقرر ہیں۔ جن کو اللہ جو حکم فرماتے ہیں اسکی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جائے اسے بجالاتے ہیں

وعن ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مانحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن (رواہ الترمذی والبیھقی)

ترجمہ: حضرت ایوبؒ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (ابن سعیدؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔

اولاد ثمرۃ القلب ہے: محترم ساتھیو، ہر مسلمان کے لئے اپنے تمام مال و متاع، دنیا و مافیھا میں سب سے عزیز ترین شے اس کی اولاد ہے جس کو حدیث میں "ثمرۃ القلب" کہا گیا ہے۔ اصول اور قاعدہ دنیا میں یہی ہے کہ جو چیز انسان کو زیادہ محبوب و عزیز ہو اسکی حفاظت اور رعایت کیلئے وہ تمام وسائل و اسباب اختیار کئے جاتے ہیں جو اس کے قدرت میں ہوں، قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے اس قیمتی سرمایہ اور خزانہ کی حفاظت، تربیت والدین کی انسانی، شرعی اخلاقی اور معاشرتی فرائض میں سے ہے، جن لوگوں نے قرآنی و اسلامی تعلیمات کے حدود و قیود میں رہتے ہوئے اپنے جگر گوشوں کو پالا پوسا وہ خود بھی نیک بخت ٹھہرے اور اولاد بھی صالح معاشرہ کے بہترین جزو قرار پائے اور تربیت اولاد کے سلسلہ میں اسلام کے معین کردہ خطوط اور احکامات سے روگردانی کرنے والوں کی نہ خود اپنی زندگی چین سے رہی اور نہ

بچے راہ حق کو پا سکے۔

احکامات اسلام عین فطرت ہیں: اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس کے تمام احکامات فطرت کے عین مطابق، حق اور سچ پر مبنی ہیں' اس کے امت پر کروڑہا انعامات و احسانات ہیں' ان نعمتوں کے شمار کرنے میں اگر پوری زندگی صرف کی جائے' ان کا گننا انسانی بس میں نہیں دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح حسن معاشرہ کے کسی شعبہ کو مخفی نہیں رکھا۔ ان نوازشات میں ایک اہم لطف وکرم یہ ہے کہ اولاد سے متعلق اس دین متین میں پیدائش سے لے کر عہد طفولیت' شباب' شادی و دیگر معاملات کے بارہ میں شرعی احکامات پورے بسط وتفصیل سے راہنمائی کے لئے موجود ہیں اور یہی خصوصیت آپ اور ہمارے اس مذہب اسلام کی ہے' دنیا کے دیگر اقوام اور تہذیبوں کے علمبرداروں کے دعوے تو خوشنما' بلند وبالا' جبکہ تھوڑا سا ان کا قرب حاصل کرنے سے ایک صحیح العقیدہ مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جیسے ان کے تہذیب وتمدن میں والدین کے حقوق وفرائض برائے نام ہیں' یہی صورتحال اولاد کی تربیت کی ہے پورا ڈھانچہ اندر سے کھوکھلا اور کامیابی کی روشن منزل پانے سے یکسر خالی ہے۔ صحیح العقیدہ مسلمان کی قید میں نے اس لئے ذکر کردی کہ ہم میں سے بعض سادہ لوح یا ایسے روشن خیال جو مادر پدر آزادی کے خواہاں ہوں مغرب کی تہذیب وتمدن کی بھول بھلیوں سے متاثر ہو کر ان کے معاشرہ کی خوبیوں کے گن گاتے تھکتے نہیں۔ کاش ایسے نام کے مسلمان کو اپنے دین کی خوبیوں کا اگر صحیح اندازہ وعلم ہوتا جس میں بچوں کی تربیت' اخلاق وکردار کی درستگی الغرض قدم قدم پر راہنمائی کے اسرار ورموز موجود ہیں تو کبھی کامل وجامع دین اسلام کے بارہ میں موجودہ ترقی یافتہ دور کے دوران تذبذب اور احساس کمتری اور مرعوبیت کا شکار نہ ہوتے۔

تربیت اولاد اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ اسلام نے تربیت اور حسن کردار واعمال کے ذیل میں ایسے قواعد و اصول مقرر فرمائے جو عقیدہ واخلاقی اعتبار سے بچے کی تربیت کرنے میں موثر اور سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دینی اعتبار سے اولاد کے حقوق اور ماں باپ کی ذمہ داریاں نبھانا ان پر اسی طرح لازم ہیں جس طرح اولاد پر ماں باپ کے حقوق کی پاسداری اور ادائیگی فرض ہے۔ آیئے اب دیکھیں کہ بچہ کے اس عالم فانی میں آنے کے ساتھ والدین کو اولاد کا کون سا حق ادا کرنا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اسی حق کی ادائیگی کو عملی طور سے ادا فرما کر قیامت تک آنے والے ہر مسلمان کے لئے ایک بہترین نمونہ قائم فرمایا۔

حضرت حسن کے کان میں نبی ﷺ کی اذان:

عن ابی رافع قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدته فاطمة بالصلوة (رواہ الترمذی وابوداود)

ترجمہ: حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی کے کان میں

اذان ام الصبیان کے مرض سے حفاظت کا ذریعہ: ایک اور موقع پر حضورﷺ کے نواسے حضرت حسنؓ بن علیؓ حضورﷺ سے روایت فرمارہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس (مسلمان) کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور اس شخص نے اسکے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تو یہ بچہ ام الصبیان (جیسے خطرناک بیماری) سے محفوظ رہیگا۔

بچے کے کان میں اذان کے فوائد: بچہ کے ابتدائی تعلیم و تربیت کے حق کا سلسلہ نہ صرف یہاں بلکہ حمل کے زمانہ سے شروع ہو جاتا ہے' جس کا ذکر انشاء اللہ بعد میں کر رہا ہوں' بات ہو رہی تھی دائیں بائیں کان میں اذان و تکبیر کہنے کی تو علماء نے اس کے کئی فوائد ذکر کیے ہیں' اس میں راز یہ ہے کہ اسی انسان کے اس عالم میں آنے کے بعد سب سے پہلی آواز ایسے مبارک کلمات کی پڑے جو باری تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرتے ہوں۔ وحدہ لاشریک کے اقرار اور غیر اللہ کی نفی ہوئی یہی وہ کلمات ہیں جس کے اقرار و تصدیق سے انسان خالق و مالک حقیقی کے دائرہ عبدیت میں داخل ہوتا ہے۔ ایک قسم کی تلقین ہے۔ جیسے کہ حضورﷺ کے ارشاد مبارکہ کے مطابق قریب المرگ فرد کو کلمہ توحید کی تلقین کی جاتی ہے' اگر چہ جب بچہ کے تو الد کے فوراً بعد اور مرنے والے شخص کے حالات کے پیش نظر وہ ان کلمات کے اثرات کو نہیں سمجھتا مگر اس کے باوجود اس اذان و کلمہ شھادۃ کا اثر دل پر ضرور پڑ جاتا ہے۔

اذان کی آواز سے شیطان فرار: بچے کے کان میں اذان و اقامت کا ایک بہترین فائدہ بقول بزرگوں کے یہ بھی ہے کہ ان اذانی جملوں کے سننے سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے' اسی مجلس میں دینی کتب پڑھنے والے طلباء بھی موجود ہیں۔ کتب احادیث میں باب الاذان میں انہوں نے اذان کے بلند آواز سے پڑھنے اور خاصیات کے ضمن میں پڑھا ہے۔ حضور اکرمﷺ کا ارشاد ہے:

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا نودی بالصلوٰۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لایسمع التأذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا قضی التشویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ ویقول اذکر کذا لمالم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان لایدری کم صلی۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضورؐ سے نقل فرمارہے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا جب نماز کیلئے اذان شروع کی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے۔ (اس حال میں) کہ اس سے ہوا آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ (وہاں تک دوڑتا ہے) کہ اسے اذان کی آواز سنائی نہ دے جب اذان ختم ہوتی ہے پھر واپس آجاتا ہے جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر دوڑتا ہے' حتیٰ کہ اقامت ختم ہو جائے پھر واپس اس کے پاس آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی (نمازی) کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر جو اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ آدمی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ کو علم ہے کہ مالک کائنات نے ہر شی کے خواص و آثار مقرر فرمائے

بھاگ جاتا ہے' جس فطرتِ سلیم پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے' پیدائش کے ساتھ ہی یہ بدبخت اس نومولود کو اس پختہ عقیدہ سے روکنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ جب یہ مبارک کلمات بچے کے کان میں واقع ہونے شروع ہو جاتے ہیں' یہ وہاں سے ڈر کر جس حد تک اذان کی آواز پہونچنے بھاگ جاتا ہے۔

اذان جنات سے حفاظت کا وسیلہ: اگر چہ اس حدیث میں نماز کے لئے اذان کا ذکر ہے مگر ان کلمات کا اثر جیسے کہ میں نے پہلے بھی عرض کر دیا ہے ہر جگہ ان کے پڑھنے سے اس کے اثرات وہی نمودار ہوں گے۔ اسی وجہ سے علماء نے فرمایا ہے جس گھر میں جنات کا اثر ہو وہاں کثرت سے اذان دینا وہاں سے جنات کے بھاگنے کا ذریعہ ہے۔ شیطان کو رب العالمین نے اپنے دربار سے ملعون و مردود قرار دے کر جنت سے نکلنے کا حکم دیا اس نے تو قسم اٹھا کر کہا کہ میں مسلمان کو راہ حق سے ہٹانے کے لئے اس پر دائیں بائیں آگے پیچھے سے حملہ کر کے اس کو گمراہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دوں گا۔ اسی دھمکی اور چیلنج کے پیش نظر انسان کا یہ ازلی دشمن چارطرفہ حملہ آور رہتا ہے۔ دشمنی کا یہ سلسلہ ولادت کے وقت سے شروع کر کے موت تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ کوئی ایسا موقع نہیں آتا کہ انسان اس کے شر کے خطرہ سے محفوظ رہے۔ اسی مکار و عیار دشمن کے ضرر سے بچنے کے لئے سید الانبیاء ﷺ نے ہر موقع اور محل اس خطرناک دشمن سے بچنے کے لئے مختلف اذکار اور اوراد پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ جیسے بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت کی دعا' بیت الخلاء سے فراغت کے موقع پر دعا۔ کھانا شروع کرنے کے موقع پر بسم اللہ اور کھانے سے فارغ ہونے پر کلمات حمد وغیرہ۔ گویا ایمان کی حفاظت اور شیطان کی خواہشات کی تکمیل سے نفس کو بچانا اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

محترم حضرات! یہ تو بچہ کی پیدائش کے بعد والدین پر ایک ایسے حق کا ذکر تھا' جس پر عمل کرنے سے نومولود پر دینی اعتبار سے صحیح تربیت کے اثرات نمودار ہونے کا احتمال بلکہ عقیدہ اگر محکم و راسخ ہو یقینی ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن اس سے پہلے بھی ایک عالم ہے جس میں یہی دنیا میں آنے والا یہ بچہ ایک ناپاک نطفہ سے ابتداء کر کے مختلف مراحل طے ہوتے ہوئے احسن تقویم کی شکل اختیار کر جاتا ہے وہ عالم اور مکان والدہ کا رحم اور پیٹ ہے اگر اسی حالت حمل کے دوران ہی سے اس حمل کی نشو و نما میں شریعت کے مطابق احکامات کی رعایت رکھی جائے۔ تو اسی ناپاک نطفہ سے پیدا ہونے والے مرد و زن میں سیرت و صورت کے کمالات' پاکبازی' دینداری اور شجاعت و بہادری جیسے اوصاف کی ابتداء شکم مادر ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔

مواعظ و خطبات کی اثر انگیزی: انسانیت کی کردار سازی اور اخلاق و اعمال کی درستگی کے لئے ہمارے صلحائے امت اصلاحی خطبات و مواعظ کے دوران جن واقعات اور قصص کا ذکر فرماتے ہیں وہ صرف قصے نہیں ہوتے بلکہ ہر واقعہ اپنے پیچھے عبرت و نصیحت کے ایک بیش بہا خزانے کی حیثیت سے عمل کرنے کی صورت میں کارگر اور صلاح و نجات کا باعث ہے' اس کا ادراک اس شخص کو ہوتا ہے جو واقعہ کی روح اور گہرائی تک پہونچنے کی کوشش ہے' یہی کیفیت

والدین خصوصاً والدہ کے تربیت اولاد کے سلسلہ میں ایک ایسا نصیحت آموز واقعہ بیان فرمایا۔ جس پر غور کرنے سے انسان کی بند آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ اگر حالتِ حمل ہی سے اولاد کے تربیت و اصلاح کی نیت کر کے عمل کے میدان میں اپنی توانائی خرچ کرنا شروع کر دیا جائے تو اپنے والد یا والدہ یا دونوں اللہ کی نصرت شامل حال ہونے کے مستحق بن کر ایک صالح فرد پیدا کرنے کے لئے بنیاد یہاں سے شروع ہو جاتی ہے۔

حمل میں والدہ کا حزم و احتیاط کا ثمرہ:

کابل کے والی امیر عبدالرحمٰن کے دادا بادشاہ دوست محمد نے ایک ملک کو فتح کرنے لشکر اپنے بیٹے جوان کا ولی عہد تھا' کے کمانڈ میں حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ دو تین دن گزرے تھے کسی نے خبر دی کہ شہزادہ شکست سے دوچار ہو کر واپس آ رہا ہے' دشمن اس کے تعاقب میں ہے یہ سن کر امیر دوست محمد خان انتہائی پریشانی اور بے چینی کا شکار ہوا۔ ایک طرف لوگوں کی شکست و ملامت کی فکر دوسرے طرف اپنے شہزادے بیٹے کی خیریت کا غم۔ فکرمندی کی وجہ بیوی نے پوچھی اس نے اس سے بیٹے کی شکست کا رونا رویا۔ سنتے ہی ملکہ یعنی شہزادے کی والدہ نے کہا شکست کی اطلاع بالکل غلط اور جھوٹ پر مبنی ہے۔ امیر بیوی کے دعوے اور سادگی کے پیش نظر کہنے لگا مجھے باوثوق مخبروں اور ذرائع کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ تیرا بیٹا شکست کھا چکا ہے اس کے باوجود تم اس موقف پر ڈٹی ہو کہ میرا بیٹا جنگ سے فرار اختیار نہیں کر سکتا۔ وہ پھر بھی نہ مانی۔ بادشاہ سمجھا کہ عورت ذات ہے جب ایک غلط رائے پر ڈٹ جاتی ہے اسے راہ راست پر لانا پھر کارے وارد۔ محل سے باہر نکلا۔ دوسرے دن نئی اطلاع آئی کہ شکست کی خبر حقیقت پر مبنی نہ تھی شہزادہ فاتح و غالب بن کر فاتحانہ انداز میں آ رہا ہے۔ امیر دوست محمد خان نے اپنے بیوی سے اپنے دعوی کہ ''میرا بیٹا شکست نہیں کھا سکتا'' کی وجہ پوچھی پہلے تو وہ مسلسل وجہ بتلانے سے گریزاں رہی مگر خاوند کے مسلسل اصرار پر کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت اس شہزادے کی جب میرے رحم میں نطفہ کی شکل میں موجودگی کا مجھے علم ہوا اسی وقت سے میں نے رب کائنات سے وعدہ کر لیا کہ میں کوشش کروں گی' کہ میرے پیٹ میں حرام تو کیا میں مشتبہ لقمہ کھانے سے بھی احتراز کروں گی۔ تاکہ میرے کھانے والی غذا سے ایک صالح اور اعلیٰ خوبیوں والا بچہ پیدا ہو نہ کہ حرام اور مشتبہ کھانے سے خراب طبیعت و اخلاق رزیلہ پر مشتمل ایسا بچہ پیدا ہو جو نہ صرف والدین بلکہ تمام معاشرہ پر بوجھ بن جائے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر بھاگنا بہترین اخلاق میں سے نہیں اور میں بچے کے پیدا ہونے تک سخت احتیاط کرتی رہی کہ حرام لقمہ جس کی خاصیت اخلاق میں کجی اور خرابی پیدا کرتی ہے۔ میرے بدن میں داخل نہ ہو مجھے اللہ کی ذات پر یقین تھا کہ میرے اس محتاط عمل کے پیش نظر میرا بچہ کبھی شکست خوردہ ہو کر راہ فرار اختیار نہیں کر سکتا اور جب آپ نے شکست کی خبر دی میں نے یقین سے کیا کہ یہ خبر غلط ہے جو واقعۃً جھوٹی ثابت ہوئی۔

امیر دوست محمد خان کی بیوی نے حرام و حلال کا احتیاط صرف زمانہ حمل میں نہ کیا بلکہ شہزادہ پیدا ہونے کے

میں خود حرام لقمہ کھا کر کہیں اس سے بننے والا دودھ بچے کی نشوونما پر اثر انداز ہونے کے بعد اس کے اعمال و اخلاق کی خرابی کا باعث نہ ہے حتیٰ کہ وضو اور دو رکعت پڑھنے کے بعد مدت رضاعت کے زمانے میں دودھ پلاتی رہی۔ اس کا نتیجہ تھا کہ ایک طرف حکومتی ذرائع و وسائل اور دوسرے طرف والدہ کی وہ اعلیٰ اور صالح تربیت جس کے بل بوتے والدہ نے اپنے قول کو سچا کر کے دکھایا اور حکومتی اطلاعات سب کو جھٹلایا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اولاد کی کردار سازی کی رعایت اگر زمانہ حمل سے کی جائے۔ ماں کے دل میں خوف خدا ہو تو اولاد کے اخلاق بھی شرعی احکامات کے مطابق ہوں گے، رہن سہن، اعلیٰ معاشرت حتیٰ کہ میدان جنگ میں کردار بھی ایک سچے مسلمان کی طرح ہوگا اور خدانہ کرے اگر والدین اسلام کے صفات عالیہ سے خالی ہوں تو پیدائش کے ساتھ ہی بچے میں ان کے برے اثرات پروان چڑھنا شروع ہو جائیں گے۔

عمدہ نام رکھنے کی اہمیت وفضیلت: مادر شکن اور اس کے بعد توالد کے موقع پر والدین پر دنیا میں نوزائیدہ بچہ کی تربیت کے ضمن میں جن بعض امور کا ذکر کرنا ممکن تھا ذکر کر دیا۔ اب ایک مرحلہ اس نو وارد کے شناخت اور تعارف کا ہے جسے ہم لوگ اپنی زبان یا اصطلاح میں ''نام'' کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ اس دنیا میں کروڑوں رہنے والوں کا ایک دوسرے سے امتیاز و فرق ہوتا ہے، ادیان باطلہ جس طرح اپنے ہر معاملہ میں مادر پدر آزادی کے علمبردار اور اپنے آپ کو کسی قید و شرط کے روادار نہیں سمجھتے یہی طریق کار ان کی اولاد اگر وہ جائز ہو کے نام سے بھی روا رکھتے ہیں۔ نام رکھنے میں ہمیں دیکھنا ہے کہ آیا یہ نام انسانوں کا ہے یا جانوروں اور چوپایوں انسانیت کے ساتھ اس نام کا کوئی جوڑ ہے بھی کہ نہیں۔ حسن و قبح کی رعایت کرنا تو دور کی بات ہے بس جو دل میں آیا خواہ خونخوار درندے، پرندے، چرندے کا نام ہو یا بالکل بے معنی اور لایعنی رکھ دیتے ہیں اب اپنے یہاں بھی اسلام نے بچہ کے نام رکھنے کے لئے بھی خصوصی ہدایات دیئے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نام جسے عربی میں اسم کہا جاتا ہے، کا اپنے مسمّی (جس پر نام رکھا جائے) میں اثر ہوتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے اگر بچہ پر نام مناسب اور بہتر رکھا جائے تو اس بچے کی نشوونما اور اخلاق میں بھی اس نام کی مناسبت، اچھائی اور بھلائی کا ظہور ہوگا۔ اگر نام موذی جانور، فلمی اداکار، لعو و لعب و فضول کاموں میں نام و شہرت پانے والے کا ہو تو بڑا ہو کر نام کے اثر سے اگر مکمل نہیں تو کچھ اثر نام کا ضرور ہوگا۔ گفتار و کردار بھی جو نام رکھا گیا ہو کم و بیش وہی ہوگا۔

برے نام کے برے اثرات: بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں اچھے جاننے والے گھرانے بھی اپنے نومولود بچوں پر ایسے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کو سن کر حسرت و حیرت سے آدمی دنگ رہتا ہے کسی نے بیٹے کا نام ''ٹامی'' رکھا ہے تو کسی نے ''ٹومی'' ناسمجھی پالا پرواہی کی انتہا ہے کہ ''نعمان'' جو امام ابو حنیفہؒ جیسے عظیم امام و مجتہد کا اسم گرامی ہے۔ ان جیسے عظیم و بابرکت ذات کا نام اپنی اولاد پر رکھنا اپنے لئے رحمتوں و برکات کا سمندر اپنے گھر کھینچتا ہے۔ مگر یہاں بھی کئی

کہ اس بچے میں اس عظیم شخصیت کے عادات پیدا ہوں گی۔ اس سے بڑی کجی اور کم فہمی اور کیا ہوگی۔ برا نام رکھ کر اپنے بچوں کو برے اثرات سے بچانے کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا:

عن عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ قال جلست الیٰ سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی ﷺ قال ماسمک قال اسمی حزن قال بل انت سھل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فماذالت فینا الحزونۃ بعد (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت عبدالحمید ابن جبیر ابن شیبہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سعید بن المسیب کی مجلس میں حاضر تھا کہ انہوں نے مجھے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ان کے دادا (جن کا نام حزن تھا) حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آنخضرت ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا میرا نام حزن ہے (حزن عربی میں غم' فکر پریشانی اور سختی وغیرہ کو کہتے ہیں) حضور ﷺ نے یہ نام سن کر فرمایا' نہیں تمہارا نام سہل ہے۔

<u>اولیاء اور صلحاء کے ناموں کی برکتیں:</u> (یاد رہے سہل حزن کے مقابلہ میں ہے جس کے معنی نرمی' آسانی او رفراخی وغیرہ ہیں) میرے دادا نے انہیں کہا کہ میرے باپ نے جو نام رکھا ہے اب میں اس کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ حضرت سعیدؒ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے اب تک ہماری خاندان میں مسلسل سختی' پریشانی' ترش روی کا سلسلہ موجود رہتا ہے۔ اگر ہم اپنے گھروں میں اجتماعی وانفرادی غموم وھموم کی بار بار موجودگی پر بھی غور کریں تو دیگر وجوہات کے علاوہ ایک اہم وجہ اور علت جس کی طرف اس حدیث سے اشارہ مل جاتا ہے کہ ماڈل اور فیشن ایبل بننے کی خواہش میں بچوں اور بچیوں پر بعض نام ایسے رکھ دیتے ہیں جس سے لاڈلے پن اور نادیدگی کا اظہار تو ہوتا ہے مگر اس نام کے نقصان دہ اثرات سے بچنا یقینی نہیں۔ نام ایسا ہو جو ذی معنی اور سننے والا قابل ستائش سمجھ کر اس نام کو صدق ایمان' سلامتی طبع اور تہذیب واخلاق کا شاہکار سمجھیں۔ جس طرح بچہ ربچی کے عقیقہ کرنے کا سبب اللہ تعالیٰ اس نووارد کو مصائب وآلام سے محفوظ فرمادیتے ہیں اسی طرح انبیاء' صلحاء اولیاء کے نام رکھنے سے بھی ان ناموں کا اثر ان میں ظاہر ہو کر خوبیاں نمایاں طور پر نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہم میں سے سادہ لوح اور احکام دینیہ کو حقیر ولایعنی سمجھنے والے افراد اپنے اولاد پر ایسا نام رکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں جو ان کی سرداری' چودھراہٹ' خان ازم' وڈیرہ شاہی کی علامات ہوں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ خاندانی اونچ نیچ کے خصائص خصوصاً ظلم وجبر' تکبر واتراہٹ ان کے خمیر میں شامل ہو کر پورے کنبہ کی دنیاوی واخروی تباہی کا باعث بن جاتے ہیں۔ نماز کا وقت ہو چکا ہے' بات لمبی ہوگئی اولاد کا والدین پر حقوق کا کچھ حصہ انشاء اللہ آئندہ عرض کروں گا۔ رب کائنات ہم اور ہماری اولاد کو راہ راست پر چلانے کی توفیق نصیب فرماویں۔